حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: جاوید اختر بھٹی

★ کتابچہ: مفتی محمد عثمان اور ان کا تذکرۃ المصنفین مصنف: سفیر اختر

ضخامت: ۳۲ صفحات قیمت: ۲۵ روپے ناشر: دار المعارف واہ کینٹ

سفیر اختر صاحب کئی کتابوں اور کتابچوں کے مؤلف ہیں۔ علمی حلقوں میں وہ کافی مشہور ہیں۔ اس کی وجہ ان کی تبصرہ نگاری ہے۔ تبصرہ نگاری کو انتقاد میں کوئی اعلیٰ درجہ حاصل نہیں ہوا۔ یہ دراصل خبر، اطلاع یا اعلان کے قریب کی کوئی چیز ہوتی ہے لیکن بعض لوگ اسے باقاعدہ ہنر کے طور پر اختیار کر لیتے ہیں اور وہ سرسری تحریروں کا ایک انبار لگا دیتے ہیں۔

سفیر اختر صاحب کا بیشتر علمی سرمایہ ایک مخصوص فکر اور نقطۂ نظر کو پیش کرتا ہے لیکن چند تالیفات اس کے علاوہ بھی ہیں جن میں سے ایک ''تذکرۂ مصنفین درسِ نظامی'' بھی ہے۔

سفیر اختر صاحب نے بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ''درسِ نظامی'' کی نصابی کتب کے مؤلفین اور شارحین کے بارے میں سوانحی شذرات لکھنے شروع کیے۔ ان کا ذاتی خیال تھا کہ اس موضوع پر کوئی کتاب دستیاب نہیں ہے۔ مگر ایک عرصہ گزر جانے کے بعد (جب ''تذکرہ مصنفین درس نظامی'' کو شائع ہوئے کافی عرصہ گزر گیا) مؤلف کو معلوم ہوا کہ اس موضوع پر پہلے سے مولانا حبیب الرحمٰن مظاہر خیر آبادی ''تذکرۃ المصنفین'' کے نام سے ایک الگ کتاب لکھ چکے ہیں۔

دراصل تحقیق کسی دوڑ دھوپ کا نام نہیں اور نہ ہی کسی مؤلف یا مصنف کے ایک کام کو دیکھ کر آپ یہ فیصلہ دے سکتے ہیں کہ ان کے اس کام سے ان کے ذہنی اور علمی رویے کا اظہار ہوتا ہے۔ تحقیق ایک دشوار گزار راستہ ہے۔ اس لیے کوئی کام آخری نہیں ہوتا۔ اس پر بات کرنے کی گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے۔

حال ہی میں سفیر اختر صاحب کا ایک کتابچہ شائع ہوا۔ اس کو شائع کرنے کی فوری وجہ یہ ہے کہ مفتی محمد عثمان القاسمی صاحب کے صاحبزادے محمد امداد اللہ قاسمی صاحب نے مفتی صاحب مرحوم کی تالیف ''تذکرۃ المصنفین المعروف بہ تراجم العلماء'' کا نیا ایڈیشن شائع کیا ہے۔

سفیر اختر صاحب نے مفتی صاحب کی تالیف سے عیب تلاش کرنے میں کافی محنت کی اور یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا عیب تلاش کرنا ہی ان کا علمی ہنر ہے؟ چند اعتراضات قارئین کی نذر کیے جاتے ہیں:

(۱) حقانی صاحب (اس کتاب کے مرتب عبدالقیوم حقانی) نے اس امر پر کوئی روشنی نہیں ڈالی کہ مفتی صاحب کی تحریر میں کسی اضافہ و ترمیم سے کام لیا گیا ہے یا نہیں؟ مگر تذکرۃ المصنفین میں بعض ان کتابوں کا فیض بھی جھلکتا ہے جن کا ذکر مفتی صاحب کے مآخذ و مصادر میں نہیں۔

(۲)　کتاب کی ورق گردانی سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مفتی صاحب نے ان اہل قلم کے حالات میں بہت تفصیل سے کام لیا ہے جن کی مستقل سوانح عمریاں دستیاب ہیں۔ جب کہ بعض دوسرے مصنفین کے حالات میں اختصار سے کام لیا ہے۔

(۳)　کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے احساس ہوتا ہے کہ کتابت کی تصحیح پر مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ اس لحاظ سے کتابت کی اغلاط بے شمار ہیں۔ جن کی نشاندہی دردسر سے کم نہیں۔

اس کے علاوہ واقعاتی اغلاط اور تضادات بہت محنت سے تلاش کر کے فردِ جرم تیار کی گئی ہے۔ اس مختصر سے کتابچے میں اس قدر غصہ کیوں ہے؟ یہ بات (یاراز) صفحہ ۲۰، ۲۱ پر کھل کر سامنے آتی ہے۔

مفتی محمد عثمان القاسمی کے صاحبزادے محمد امداداللہ قاسمی اپنے والد کی تالیف میں ''اظہارِ حقیقت'' کے عنوان سے لکھتے ہیں:

> ''حضرت والد صاحب کے آخر ایام زندگی میں پاکستان کے ایک مشہور قلم کار اور رائٹر حضرو ضلع اٹک کے بعض علماء کو ساتھ لے کر حضرت والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ عاریۃً یہ مسودہ تذکرۃ المدرسین (کذا ''تذکرۃ المصنفین'') مجھے دے دیں۔ میں نے امتحان دینا ہے پھر واپس کر دوں گا۔ جس پر والد صاحب نے وہ مسودہ ان کے سپرد فرما دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی وفات حسرت آیات ہو گئی۔ پھر اس محترم نے کرم نوازی یہ فرمائی کہ اسے اپنے نام سے شائع کروا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون''

آگے بس اسی مغالطے کی وضاحت چلتی ہے اور بالآخر کتابچے کے صفحات ختم ہو جاتے ہیں۔ سفیر اختر صاحب کے بارے میں بہتر رائے رکھنا ضروری ہے۔ انھوں نے اب تک جو کام کیے ہیں ان میں سے چوری یا سرقے کو تلاش کرنا یا ان پر کوئی الزام لگانا یقیناً ان کی دل آزاری کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے کسی خاص نقطۂ نظر کی عینک لگا کر دیکھنے سے تمام مناظر دھندلے دکھائی دیں گے۔

سفیر اختر صاحب نے اپنی وکالت جس زوردار انداز میں کی ہے، اسے حرفِ آخر کے طور پر ہی تسلیم کرنا چاہیے۔

★ کتاب: قرآن اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ　　مؤلف: مولانا محمد ندیم قاسمی

ضخامت: ۳۲ صفحات　قیمت: درج نہیں　ناشر: مکتبہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور (سیالکوٹ)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی معیت کے لیے جن عظیم الشان ہستیوں کا انتخاب فرمایا، وہ اصطلاح شریعت میں صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کہلاتے ہیں۔ صحابہ کرام قرآنی شخصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس گروہِ مقدس کی تعریف وتوضیح کے لیے کلامِ پاک کا ایک بڑا حصہ وقف کیا ہے۔ پھر ان صحابہ کرام میں سب سے جلیل القدر فرد فرید جانشین پیغمبر، رفیق غار ومزار، امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپؓ وہ شخصیت ہیں جن کے منصبِ صحابیت کی تثبیت خود خداوندِ قدوس نے اپنی کتابِ مقدس میں فرمائی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دیگر مناقب ومحاسن کا تذکرہ بھی فرمایا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں فاضل مؤلف نے صرف ان آیات، ان کے ترجمہ وتفسیر اور شانِ نزول کو جمع کیا ہے جو امت کے متفقہ عقیدہ کے مطابق سیدنا صدیق اکبر علیہ الرضوان والتحیات کے اوصاف ومحامد میں ہیں۔ مؤلف اپنی اس سعیِ جمیل میں لائق داد وتحسین اور قابل صد ہا مبارک باد ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے (آمین)　　(تبصرہ: صبیح ہمدانی)